خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر1:

ہدایت یا کفر۔ جنت یا جہنم

یہ اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

﴿إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللّٰهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ،يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

رَقِيبًا، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلا سَدِيدًا، يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهدي هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

سورۃ التوبۃ آیت نمبر 80 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الَّرجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.
﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُواْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاللّٰهُ لاَيَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾

ان کے لیے تو استغفار کر یا نہ کر۔ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے ایسے فاسق لوگوں کو رب کریم ہدایت نہیں دیتا۔

☆ **نبی کریم ﷺ کی انتہائی کوشش کے باوجود عبداللہ بن ابی منافقوں کی بخشش نہ ہوئی۔**

بخاری حدیث نمبر 1269 میں ہے:

الراوي: عبداللّٰه بن عمر. أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ أُبَيّ لَمَّا تُوُفِّيَ، جَاءَ ابنُهُ إلى النبيّ ﷺ، فَقالَ: يا رَسولَ اللّٰهِ ﷺ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وصَلِّ عليه، واسْتَغْفِرْ له، فأعْطَاهُ النبيُّ ﷺ قَمِيصَهُ، فَقالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عليه، فَآذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عليه جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه، فَقالَ: أَلَيسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ علَى المُنَافِقِينَ؟ فَقالَ: أَنَا بيْنَ خِيَرَتَيْنِ، قالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لهمْ أَوْ لا تَسْتَغْفِرْ لهمْ إنْ تَسْتَغْفِرْ

لهمْ سَبْعِينَ مَرَّةً، فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لهمْ﴾ [التوبة:80]
فَصَلَّى عليه، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلاَ تُصَلِّ علَى أَحَدٍ منهمْ مَاتَ أَبَدًا ولاَ تَقُمْ علَى قَبْرِهِ﴾ [التوبة: 84].

جب عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت ہوئی تو اس کا بیٹا (عبداللہ صحابی) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! والد کے کفن کے لیے آپ اپنی قمیص عنایت فرمایئے اور ان پر نماز پڑھیے اور مغفرت کی دعا کیجیے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قمیص (غایت مروت کی وجہ سے) عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتانا میں نماز جنازہ پڑھوں گا۔عبداللہ نے اطلاع بھجوائی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے ”تو ان کے لیے استغفار کر یا نہ کر اور اگر تو ستر مرتبہ بھی استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا“ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی۔اس کے بعد یہ آیت اتری ”کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھانا۔“

بخاری حدیث نمبر 1350 میں ہے:

﴿وكانَ علَى رَسولِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيصَانِ، فَقالَ له ابنُ عبدِاللّٰهِ: يارَسولَ اللّٰهِ ﷺ، أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الذي يَلِي جِلْدَكَ.﴾

رسول اللہ ﷺ کے استعمال میں دو کرتے تھے۔عبداللہ کے لڑکے (جو مومن مخلص تھے رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے والد کو آپ وہ قمیص پہنا دیجیے جو آپ ﷺ کے جسد اطہر کے قریب رہتی ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ کوشش کے باوجود اپنے چچا کو ایمان پر نہ لا سکے۔

بخاری حدیث نمبر 1360 میں ہے:

﴿أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ جَاءَهُ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بنَ هِشَامٍ، وعَبْدَ اللّٰهِ بنَ أَبِي أُمَيَّةَ بنِ المُغِيرَةِ، قالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ لأَبِي طَالِبٍ: يا عَمِّ، قُلْ: لا إلَهَ إلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لكَ بهَا عِنْدَ اللّٰهِ ، فَقالَ أَبو جَهْلٍ، وعَبْدُ اللّٰهِ بنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عن مِلَّةِ عبدِالمُطَّلِبِ؟

فَلَمْ يَزَلْ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عليه، ويَعُودَانِ بتِلْكَ المَقالَةِ حتَّى قالَ أَبو طَالِبٍ آخِرَ ما كَلَّمَهُمْ: هو علَى مِلَّةِ عبدِالمُطَّلِبِ، وأَبَى أَنْ يَقُولَ: لا إلَهَ إلَّا اللّٰهُ، فَقالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ: أَما واللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لكَ ما لَمْ أُنْهَ عَنْكَ.﴾

جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا تو ان کے پاس اس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ چچا! آپ ایک کلمہ لا إله إلا اللّٰه (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی معبود نہیں) کہہ دیجیے تا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ نے کہا ابوطالب! کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ ﷺ برابر کلمہ اسلام ان پر پیش کرتے رہے۔ ابوجہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ آخر ابوطالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا إله إلا اللّٰه کہنے سے انکار کر دیا پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا۔ تا آنکہ مجھے منع نہ کر دیا جائے

اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ما کان للنبی الآیۃ نازل فرمائی۔(التوبہ:113)

فَـنَزَلَـتْ

سورۃ التوبۃ آیت نمبر 113 میں ہے:

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْكَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصحَابُ الْجَحِيمِ 113.﴾

پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔

سورۃ القصص آیت نمبر 56 میں ہے:

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ 56.﴾

آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کرسکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔

☆ **دو پیغمبر اپنی بیویوں کو جنت میں نہ لے جاسکے۔**

سورۃ التحریم آیت نمبر 10 میں ہے:

﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا، فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ﴾

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔

سورۃ ہود آیت نمبر 43 میں ہے:

﴿قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعۡصِمُنِي مِنَ ٱلۡمَآءِۚ قَالَ لَا عَاصِمَ ٱلۡيَوۡمَ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَۚ وَحَالَ بَيۡنَهُمَا ٱلۡمَوۡجُ فَكَانَ مِنَ ٱلۡمُغۡرَقِينَ﴾

اس نے جواب دیا کہ میں تو کسی بڑے پہاڑ کی طرف پناہ میں آجاؤں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا نوح (علیہ السلام) نے کہا آج اللہ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں، صرف وہی بچیں گے جن پر اللہ کا رحم ہوا۔ اسی وقت ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہوگیا۔

☆ **حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کو نہ بچا سکے۔**

سورۃ ہود آیت نمبر 45 میں ہے:

﴿وَنَادَىٰ نُوحٞ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبۡنِي مِنۡ أَهۡلِي وَإِنَّ وَعۡدَكَ ٱلۡحَقُّ وَأَنتَ أَحۡكَمُ ٱلۡحَٰكِمِينَ﴾

سیدنا نوح (علیہ السلام) نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے۔

☆ **جنت اللہ تعالیٰ کے فضل اور نیک اعمال سے ملتی ہے۔**

مسلم حدیث نمبر 1094/489 میں ہے:

سیدنا ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنْتُ أَبِيتُ مع رَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فأتَيْتُهُ بوَضُوئِهِ وحَاجَتِهِ فَقالَ لِي: سَلْ فَقُلتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ في الجَنَّةِ. قالَ: أَوْ غيرَ ذلكَ قُلتُ: هو ذَاكَ. قالَ: فأعِنِّي علَى نَفْسِكَ بكَثْرَةِ السُّجُودِ .

سیدنا ربیعہ بن کعب (بن مالک) اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (خدمت کے لیے) رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ (صفہ میں آپ کے قریب) رات گزارا کرتا تھا، (جب آپ تہجد کے لیے اٹھتے تو) میں وضو کا پانی اور دوسری ضروریات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ (ایک مرتبہ) آپ نے مجھے فرمایا: ’’(کچھ) مانگو۔‘‘ تو میں نے عرض کی: میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ آپ نے فرمایا: ’’یا اس کے سوا کچھ اور؟‘‘ میں نے عرض کی: بس یہی۔ تو آپ نے فرمایا: ’’تم اپنے معاملے میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔‘‘

ابوداؤد حدیث نمبر 4901 میں ہے:

﴿كان رجلانِ فى بنى إسرائيلَ مُتآخِيَيْنِ، فكان أحدُهما يذنب، والآخرُ مجتهدٌ فى العبادة، فكان لا يزال المجتهدُ يرى الآخرَ على الذنبِ فيقول: أَقصِرْ. فوجده يومًا على ذنبٍ فقال له: أقصِر. ﴾

فقال: خلِّنى وربى أبعثتَ عليَّ رقيبًا ؟

فقال: واللّٰهِ ! لا يغفر اللّٰهُ لك۔

فقبض أرواحَهما، فاجتمعا عند ربِّ العالمين، فقال لهذا المجتهدِ: كنتَ بى عالما، أوكنتَ على ما فى يدى قادرًا؟ وقال للمذنب: اذهبْ فادخلِ الجنةَ برحمتى، وقال للآخرِ اذهبوا به إلى النارِ.

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَت دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ’’بنواسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک گناہوں میں ملوث تھا جب کہ دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ عبادت میں راغب جب بھی دوسرے کو گناہ میں دیکھتا تو اسے کہتا کہ باز آ جا۔ آخر ایک دن اس نے

دوسرے کو گناہ میں پایا تو اسے کہا کہ باز آ جا۔ اس نے کہا: مجھے رہنے دے، میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ کیا تو مجھ پر کوئی چوکیدار بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا یا تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ دونوں فوت ہو گئے اور رب العالمین کے ہاں جمع ہوئے، تو اللہ نے عبادت میں کوشش کرنے والے سے فرمایا: کیا تو میرے متعلق (زیادہ) جاننے والا تھا یا جو میرے ہاتھ میں ہے تجھے اس پر قدرت حاصل تھی؟ اور پھر گناہ گار سے فرمایا: جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا۔ اور دوسرے کے متعلق فرمایا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی بات کہہ دی جس نے اس کی دنیا اور آخرت تباہ کر کے رکھ دی۔

☆ **نبی کریم ﷺ کا اپنے قریبی رشتہ داروں کو انتباہ۔**

بخاری حدیث نمبر 4771 میں ہے:

﴿الراوی: أبو هريرة قَامَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: 214]، قالَ: يامَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أنْفُسَكُمْ، لا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شيئًا، يا بَنِي عبدِ مَنَافٍ، لا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شيئًا، يا عَبَّاسُ بنَ عبدِ المُطَّلِبِ، لا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شيئًا، ويَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسولِ اللّٰهِ، لا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شيئًا، ويَا فَاطِمَةُ بنْتَ مُحَمَّدٍ، سَلِينِي ما شِئْتِ مِن مَالِي، لا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شيئًا.﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب آیت وأنذر عشيرتك الأقربين ''اور اپنے خاندان کے قرابت داروں کو ڈرا'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے

(صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر) آواز دی کہ اے جماعت قریش! یا اسی طرح کا اور کوئی کلمہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچاؤ (اگر تم شرک و کفر سے باز نہ آئے تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔

اے بنی عبد مناف! اللہ کے ہاں میں تمہارے لیے بالکل کچھ نہیں کر سکوں گا۔

اے عباس بن عبد المطلب! اللہ کی بارگاہ میں میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکوں گا۔

اے صفیہ، رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ کے یہاں تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔

اے فاطمہ! محمد (ﷺ) کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے لے لو لیکن اللہ کی بارگاہ میں، میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔

باب لا یقال فلان شہید

بخاری حدیث نمبر 4202 میں ہے:

﴿وفى أصحَابِ رَسولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ لا يَدَعُ لهمْ شَاذَّةً ولَا فَاذَّةً إلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بسَيفِهِ، فَقالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ: أما إنَّه مِن أهْلِ النَّارِ، فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ سَيْفَهُ بالأرْضِ وذُبَابَهُ بيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ علَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذلكَ: إنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أهْلِ الجَنَّةِ، فِيما يَبْدُو لِلنَّاسِ، وهو مِن أهْلِ النَّارِ، وإنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أهْلِ النَّارِ، فِيما يَبْدُو لِلنَّاسِ وهو مِن أهْلِ الجَنَّةِ.﴾

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا کوئی بھی آدمی اگر انہیں مل جائے تو وہ اس کا پیچھا کر کے اسے قتل کئے بغیر نہیں رہتے۔ کہا گیا کہ آج فلاں شخص ہماری طرف سے جتنی بہادری اور ہمت سے لڑا ہے شاید

اتنی بہادری سے کوئی بھی نہیں لڑا ہوگا لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ ساتھ رہوں گا، بیان کیا کہ پھر وہ ان کے پیچھے ہو لیے جہاں وہ ٹھہرتے یہ بھی ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب زخمی ہو گئے، انتہائی شدید طور پر اور چاہا کہ جلدی موت آ جائے۔اس لیے انہوں نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی اوراس کی نوک سینہ کے مقابل کر کے اس پر گر پڑے اوراس طرح خودکشی کر لی۔اب دوسرے صحابی (جو ان کی جستجو میں لگے ہوئے تھے) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پوچھا کیا بات ہے؟ ان صحابی نے عرض کیا کہ جن کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپ کا یہ فرمانا بڑا شاق گزرا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لیے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقع پر جب وہ شدید زخمی ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آ جائے اپنی تلوار انہوں نے زمین میں گاڑ دی اوراس کی نوک کو اپنے سینہ کے سامنے کر کے اس پر گر پڑے اوراس طرح انہوں نے خود اپنی جان کو ہلاک کر دیا۔اسی موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان زندگی بھر جنت والوں کے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے۔اسی طرح دوسرا شخص زندگی بھر اہل دوزخ کے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

مسلم حدیث نمبر 2662 میں ہے:

﴿الراوی: عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها أم المؤمنین.
دُعِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إلى جِنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقُلتُ: يارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، طُوبَى لِهٰذا، عُصْفُورٌ مِن

عَصَافِيرِ الجَنَّةِ، لَمْ يَعمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدرِكْهُ، قالَ: أَوَغيرَ ذلكَ؟ يا عَائِشَةُ، إنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فى أَصلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فى أَصلَابِ آ بَائِهِمْ.﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک بچہ فوت ہوا تو میں نے کہا: اس کے لیے خوش خبری ہو، وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا اور اس کے لیے بھی اس میں جانے والے بنائے اور اس کے لیے بھی اس میں رہنے والے بنائے؟

☆ **اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کروادیا۔**

سورۃ الأعراف آیت نمبر 188 میں ہے:

﴿قُل لاَّ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلاَ ضَرًّا إِلاَّ مَا شَاء اللّٰهُ وَلَوْكُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَاْ إِلاَّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾

آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

اس لیے کسی کو کافر فاسق جنتی اور جہنمی کے فتوے مت لگائیں۔

بخاری حدیث نمبر 6103 میں ہے:

﴿الراوى: أبو هريرة رضي الله عنه إذا قالَ الرَّجُلُ لأخِيهِ يا كافِرُ، فقَدْ باءَ به أحَدُهُما.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کہتا ہے کہ اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 60 میں ہے:

أَيُّما امْرِئٍ قالَ لأَخِيهِ: يا كافِرُ، فقَدْ باءَ بها أحَدُهُما إنْ كانَ كما قالَ، وإلَّا رَجَعَتْ عليه.

جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا۔ دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ جسے کہا گیا اگر وہ کافر نہیں ہے تو یہ بددعا کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔ یہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

☆☆☆